سید عطاء المحسن بخاری

حقیقت

اس سے پہلے کہ تو کہہ سکے
تو بھی ہے
تو نہیں
ہے حقیقت یہی
لفظ میں بھی نہیں
کہنے والا نہیں
سارے اجسام اصنام، اوضاع فنا
اس پہ ہیں یہ گواہ
وہ ہڑپا ہو یا ہو موہنجو دڑو
مصر و یوناں ہو یا بابل و نینوا
حسنِ روما ہو یا کہ وہ ہو گاندھرا
ہو وہ لنکا اجنتا یا غارِ ایلورا
یہ سب، کچھ نہیں
مکان اور مکیں کچھ نہیں
رام جی ہیں کہاں
وہ اشوکا کہاں
شوجی مہراج رادھا، وہ مالا، وہ بالا کہاں
نہ کل تھے نہ آج
نہ قائم نہ دائم
یہ کہنا کہ کوئی بھی مرتا نہیں، سچ نہیں،
اس سے پہلے کہ تو کہہ سکے تو ہے
تو بھی نہیں!
اک اسی کو بقا
جو ہے لا ابتداء
اور لا انتہاء
جس کو سب نے پکارا
وہ ہر جا پہ ہے۔

رنگِ سخن

وہ شخص ہے امیر جو دل کا امیر ہو
بے شک برہنہ جسم ہو، کوئی فقیر ہو
ورثہ نہیں یہ بات ہے تقویٰ پہ منحصر
لازم نہیں کہ پیر کا بیٹا بھی پیر ہو
اس گھر کی سمت دوڑتا جاتا ہوں میں، جہاں
مُرغا ہو، پھل، مٹھائی ہو، حلوہ ہو، کھیر ہو
آتا نہیں جو وقت پہ کوئی تمہارے کام
گر بعد میں وہ آئے تو کہہ دو کہ تیر ہو
الفت اگر گنہ ہے تو سب کو ملے سزا
سوہنی ہو، مہینوال ہو، رانجھا ہو، ہیر ہو
اس دور میں ملازمت ملتی ہے ان کو بس
دولت ہے جن کے پاس یا اپنا وزیر ہو
چمچوں کی محفلوں سے میں رہتا ہوں دور دور
ان کو کرے سلام وہ، جو بے ضمیر ہو
تائب نہ بات بات پہ ٹوکا کرو انہیں
ہوتا ہے وہ ذہین جو بچہ شریر ہو

پروفیسر محمد اکرام تائب
عارف والا